33

حضرت ارمیا علیہ السلام
دانیال علیہ السلام اور عزیر علیہ السلام

تاریخ انبیاء

page is left blank intentionally

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تاریخ انبیاءؑ

جلد۔ ۳۳

تحریر **حیدر رضا** ولد **ابو جعفر** (مرحوم)

رَبَّنَا اغۡفِرۡ لِیۡ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَوۡمَ یَقُوۡمُ الۡحِسَابُ ﴿۴۱﴾

ترجمہ، اے پروردگار حساب (کتاب) کے دن مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور مومنوں کی مغفرت کیجیو۔ (سورۃ ابراہیم۔۴۱)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر تمام مرحوم مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہدا، لاوارث مرحومین، میرے تمام آباؤ واجداد اور بالخصوص نیچے دیئے ہوئے ناموں کی روح کو ایصال فرمائیں، شکریہ

ابو جعفر ولد علی محمد

کنیز سیدہ بنت علی سجاد

حسن جعفر ولد ابو جعفر

اشرف علی ولد محمد علی

محمد شبیر ولد غلام اکبر

بلقیس بانو بنت علی محمد

وَاخۡفِضۡ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحۡمَةِ وَقُلۡ رَّبِّ ارۡحَمۡهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِیۡ صَغِیۡرًا ﴿۲۴﴾

ترجمہ، اور عجز و نیاز سے ان کے آگے جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا کرو کہ اے پروردگار جیسا انھوں نے مجھے بچپن میں (شفقت سے) پرورش کیا ہے تو بھی ان (کے حال) پر رحمت فرما۔ (بنی اسرائیل ۲۴)

"شجرِ طیبہ اور شجرِ خبیثہ"

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۲۲۔فروری، ۲۰۲۴

"صراطِ مُستقیم"

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۹۔اپریل، ۲۰۲۴

"تاریخ انبیاؑء"

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۴۔جولائی، ۲۰۲۰

"حق و باطل کے راستے"

ایڈیشن : اوّل

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔۲۰۰۷

"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔۲۰۰۹

ایڈیشن : اوّل

سال طبع : مارچ۔۲۰۱۰

مطبع : سندھیکا پرنٹرز

انگلش ترجمہ اور ویب ڈیزائن

ترجمہ اور ڈیزائن : عارف رضا۔ہانی رضا۔محمد رضا

ویب سائٹ : https://yk-shia.com/books
https://play.google.com/store/books/author?id=Hyder+Raza

نمبر شمار	عنوان	جلد نمبر
۱	تقریظ	
۲	انبیاءؑ کی تعداد اور اُن کے اُوصیاء	جلد۔۱
۳	صفات و معجزات، صحف انبیاءؑ اور اُن کی تعداد	جلد۔۱
۴	اُولوالعزم کے معنی، انبیائے اُولوالعزم اور اُن کی تعداد	جلد۔۱
۵	نبی و رُسولؑ کے معنی اور عصمت انبیاءؑ	جلد۔۱
۶	حضرت آدم علیہ السّلام اور بی بی حوّا علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲
۷	حضرت ہابیل علیہ السّلام اور قابیل کے حالات	جلد۔۳
۸	حضرت شیث علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۴
۹	حضرت ادریس علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۵
۱۰	حضرت نوح علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۶
۱۱	حضرت ہود علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۷
۱۲	حضرت صالح علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۸
۱۳	حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۹
۱۴	حضرت اسمٰعیل و اسحٰق علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۰
۱۵	حضرت لُوط علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۱
۱۶	حضرت ذوالقرنین علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۲
۱۷	حضرت یعقوب اور یوسف علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۳
۱۸	حضرت ایّوب علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۴
۱۹	حضرت شعیب علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۵
۲۰	حضرت موسیٰ اور ہارون علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۶
۲۱	حضرت موسیٰ اور خضر علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۷
۲۲	حضرت حزقیل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۸
۲۳	حضرت الیاسؑ، الیسعؑ اور الیا علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۹

نمبر شمار	عنوان	جلد نمبر
۲۴	حضرت اسمٰعیل بن حزقیل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۰
۲۵	حضرت ذوالکفل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۱
۲۶	حضرت لقمان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۲
۲۷	حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام اور طالوت وجالوت کے حالات	جلد۔۲۳
۲۸	حضرت داوٗد علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۴
۲۹	اصحاب سبت کے حالات	جلد۔۲۵
۳۰	حضرت سلیمان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۶
۳۱	قوم سبااور اہل ثرثار کے حالات	جلد۔۲۷
۳۲	ہاروت وماروت کے حالات	جلد۔۲۸
۳۲	حنظلہ اور اصحاب رس کے حالات	جلد۔۲۹
۳۳	حضرت شعیااور حضرت حیقوق علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۰
۳۴	حضرت زکرّیاویحییٰ علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۱
۳۵	حضرت عیسٰےاور بی بی مریم علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۲
۳۶	حضرت ارمیاؑ، دانیالؑ اور عزیر علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۳
۳۷	حضرت یونسؑ بنی متی اور انکے پدر بزوگوار علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۴
۳۸	اصحاب کہف ورقیم کے حالات	جلد۔۳۵
۳۹	اصحاب اخدود کے حالات	جلد۔۳۶
۴۰	حضرت جرجیس علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۷
۴۱	حضرت خالد بن سنان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۸
۴۲	حضرت محمد مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حالات	جلد۔۳۹
۴۳	اُن پیغمبروں کے حالات جن کے ناموں کی تصریح نہیں ہے	جلد۔۴۰
۴۴	بعض بادشاہان زمین کے حالات	جلد۔۴۱
۴۵	بنی اسرائیل اوران کے علاوہ غیر پیغمبروں کے حالات نادرہ وعجیبہ	جلد۔۴۲

تقریظ

الحمدللہ، پچھلی کتابوں کی طرح جیسے **"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"**، **"حق و باطل کے راستے"**، **"صراطِ مستقیم"** اور **"شجرِ طیبہ شجرِ خبیثہ"** جیسی کامیاب کتابیں تحریر کرنے کے بعد، عوام کی حوصلہ افزائی اور اللہ تعالیٰ کی توفیقات سے ایک اور کاوش **"تاریخ انبیاؑء"** جو کہ **"۴۲ جلدوں"** پر مشتمل ہیں حاضر خدمت ہے۔ اس کتاب میں تمام واقعات علامہ محمّد باقر مجلسی علیہ الرحمہ کی کتاب "حیات القلوب" سے لیے گئے ہیں۔ میں نے صرف اتنی کوشش کی ہے کہ انبیاؑء اکرام کی زندگی کے احوال جو کہ قرآن میں بھی بیان ہو چکے ہیں ان کو اور علامہ کی کتاب کے واقعات کو ایک جگہ کیا جائے، ساتھ ہی یہ بھی کوشش کی ہے کہ ان واقعات کو انتہائی مختصر اور آسان لفظوں میں بیان کیا جائے تاکہ اس کتاب سے ہر طبقۂ فکر اور ہر عمر کے لوگ بالخصوص بچے بھی مستفید ہو سکیں اور انبیاؑء کی زندگی سے نصیحت حاصل کر سکیں۔ اگر کسی کو ان واقعے کی مکمل تفصیل یا کسی واقعہ کا حوالہ مقصود ہو، تو علامہ کی کتاب حیات القلوب سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اس کتاب میں یہ بھی کوشش کی گئی ہے کہ تاریخ انبیاؑء اور ان کے احوال زندگی کو اس طرح بیان کیا جائے کہ ایک عام شخص تمام انبیاؑء کے بارے میں باخوبی جان سکے اور ساتھ ہی یہ بھی جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے منتخب نمائندوں نے اعلیٰ مقام اور فضیلت رکھنے کہ باوجود کس کس طرح کے امتحانات کا سامنا کیا، اور کم و بیش تمام انبیاء نے سخت امتحان دیے اور ان پر صبر کیا۔ اس کتاب سے یہ بھی سبق حاصل کیا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف اپنے نیک بندوں کو ہی امتحانات میں مبتلا کرتا ہے، جب کوئی ان امتحانات پر صبر سے کام لیتا ہے تو کامیابی اس کا مقدر بنتی ہے، اور پھر اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو کامیابی سے نواز کر اعلیٰ مقام پر فائز کرتا ہے۔ انشاءاللہ، یہ کتاب بھی میری پچھلی کتابوں کی طرح آپ کے لیے مفید ثابت ہوگی اور آپ کے علم و یقین میں بھی اضافے کا باعث بنے گی۔ اس کوشش میں اگر میری طرف سے کسی قسم کی کوئی غلطی ہوئی ہو تو میں اپنے اللہ سے معافی کا طلبگار ہوتے ہوئے آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ مجھے ضرور اطلاع کریں، میں آپ کا شکر گزار ہونگا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح راستے پر قائم رکھے اور دین کی صحیح معرفت عطا فرما کر عمل کی توفق فرمائیں، آمین

تحریر: حیدر رضا ولد ابو جعفر (مرحوم)

رابطہ ای میل: hyderraza@yahoo.com

حوالے : قرآن کا اردو ترجمہ یہاں سے لیے گئے ہیں: http://cityislam.com/quran.htm

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ ؕ وَيَعْقُوْبَ
نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِمْ فِعْلَ
الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ﴿٧٣﴾ وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّ
نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ﴿٧٤﴾ وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ
رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٧٥﴾ وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ
مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٦﴾ وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ
فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٧٧﴾ وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ
وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ﴿٧٨﴾ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ؗ وَّسَخَّرْنَا مَعَ
دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿٧٩﴾ وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ
مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ
الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿٨١﴾ وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ
عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿٨٢﴾ وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ
الرّٰحِمِيْنَ ﴿٨٣﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ
عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿٨٤﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَ
اَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ
نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٧﴾
فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾ وَزَكَرِيَّاۤ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ
رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿٨٩﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ؗ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ
زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿٩٠﴾
وَالَّتِيْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَاۤ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩١﴾ اِنَّ هٰذِهٖۤ
اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿٩٢﴾

ترجمہ، شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اور ابراہیم اور لوط کو اس سرزمین کی طرف بچا نکالا جس میں ہم نے اہل عالم کے لئے برکت رکھی تھی ﴿۷۱﴾ اور ہم
نے ابراہیم کو اسحٰق عطا کئے۔ اور مستزاد برآں یعقوب۔ اور سب کو نیک بخت کیا ﴿۷۲﴾ اور ان کو پیشوا بنایا کہ ہمارے
حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ان کو نیک کام کرنے اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم بھیجا۔ اور وہ ہماری عبادت کیا
کرتے تھے ﴿۷۳﴾ اور لوط جب ان کو ہم نے حکم (یعنی حکمت ونبوت) اور علم بخشا اور اس بستی سے جہاں کے لوگ
گندے کام کیا کرتے تھے۔ بچا نکالا۔ بےشک وہ برے اور بدکردار لوگ تھے ﴿۷۴﴾ اور انہیں اپنی رحمت کے (محل
میں) داخل کیا۔ کچھ شک نہیں کہ وہ نیک بختوں میں تھے ﴿۷۵﴾ اور نوح جب (اس سے) پیشتر انہوں نے ہم کو پکارا
تو ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کو اور ان کے ساتھیوں کو بڑی گھبراہٹ سے نجات دی ﴿۷۶﴾ اور جو لوگ
ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے ان پر نصرت بخشی۔ وہ بےشک برے لوگ تھے سو ہم نے ان سب کو غرق کر دیا
﴿۷۷﴾ اور داؤد اور سلیمان جب وہ ایک کھیتی کا مقدمہ فیصلہ کرنے لگے جس میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کو چر گئی
(اور اسے روند گئی) تھیں اور ہم ان کے فیصلے کے وقت موجود تھے ﴿۷۸﴾ تو ہم نے فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا۔ اور ہم
نے دونوں کو حکم (یعنی حکمت ونبوت) اور علم بخشا تھا۔ اور ہم نے پہاڑوں کو داؤد کا مسخر کر دیا تھا کہ ان کے ساتھ تسبیح
کرتے تھے اور جانوروں کو بھی (مسخر کر دیا تھا اور ہم ہی ایسا) کرنے والے تھے ﴿۷۹﴾ اور ہم نے تمہارے لئے ان کو
ایک (طرح) کا لباس بنانا بھی سکھا دیا تاکہ تم کو لڑائی (کے ضرر) سے بچائے۔ پس تم کو شکرگزار ہونا چاہیئے ﴿۸۰﴾ اور
ہم نے تیز ہوا سلیمان کے تابع (فرمان) کر دی تھی جو ان کے حکم سے اس ملک میں چلتی تھی جس میں ہم نے برکت
دی تھی (یعنی شام) اور ہم ہر چیز سے خبردار ہیں ﴿۸۱﴾ اور دیوؤں (کی جماعت کو بھی ان کے تابع کر دیا تھا کہ ان) میں
سے بعض ان کے لئے غوطے مارتے تھے اور اس کے سوا اور کام بھی کرتے تھے اور ہم ان کے نگہبان تھے ﴿۸۲﴾ اور
ایوب کو جب انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ مجھے ایذا ہو رہی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے
﴿۸۳﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور جو ان کو تکلیف تھی وہ دور کردی اور ان کو بال بچے بھی عطا فرمائے اور اپنی
مہربانی کے ساتھ اتنے ہی اور (بخشے) اور عبادت کرنے والوں کے لئے (یہ) نصیحت ہے ﴿۸۴﴾ اور اسمٰعیل اور
ادریس اور ذوالکفل یہ سب صبر کرنے والے تھے ﴿۸۵﴾ اور ہم نے ان کو اپنی رحمت میں داخل کیا۔ بلاشبہ وہ نیکوکار
تھے ﴿۸۶﴾ اور ذوالنون جب وہ (اپنی قوم سے ناراض ہو کر) غصے کی حالت میں چل دیئے اور خیال کیا کہ ہم ان پر
قابو نہیں پاسکیں گے۔ آخر اندھیرے میں پکارنے لگے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے (اور) بےشک میں
قصوروار ہوں ﴿۸۷﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور ان کو غم سے نجات بخشی۔ اور ایمان والوں کو ہم اسی طرح
نجات دیا کرتے ہیں ﴿۸۸﴾ اور زکریا جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ پروردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب
سے بہتر وارث ہے ﴿۸۹﴾ تو ہم نے ان کی پکار سن لی۔ اور ان کو یحییٰ بخشے اور ان کی بیوی کو اُن کے (حسن معاشرت
کے) قابل بنا دیا۔ یہ لوگ لپک لپک کر نیکیاں کرتے اور ہمیں امید سے پکارتے اور ہمارے آگے عاجزی کیا کرتے تھے
﴿۹۰﴾ اور ان (مریم) کو جنہوں نے اپنی عفّت کو محفوظ رکھا۔ تو ہم نے ان میں اپنی روح پھونک دی اور ان کے بیٹے کو
اہل عالم کے لئے نشانی بنا دیا ﴿۹۱﴾ یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں تو میری ہی
عبادت کیا کرو ﴿۹۲﴾

حضرت ارمیاؑ، دانیالؑ اور عزیر علیہ السّلام کے حالات

حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ کیا تونے دیکھا ہے کسی کو اُس شخص کے مانند جو اُس گاؤں کی طرف گذرا جو خالی تھا اور اُس کی دیواریں اس کے چھتوں پر گری پڑی تھیں اور وہ گاؤں خراب و برباد ہو چکا تھا۔ بعض کہتے ہیں وہ جو گاؤں کی طرف گذرے تھے حضرت عُزیر تھے جیسا کہ حضرت صادقؑ سے منقول ہے اور بعضوں کا قول ہے کہ وہ ارمیاؑ پیغمبر تھے چنانچہ حضرت امام باقرؑ سے منقول ہے کہ وہ قریہ بعض کہتے ہیں کہ بیت المقدس تھا جسے بُختِ نصّر نے خراب و برباد کیا تھا اور بعض کا قول ہے کہ وہی گاؤں تھا جو مذکور ہوا جس میں سے کئی ہزار اشخاص موت کے خوف سے بھاگے تھے اور سب کے سب مر گئے تھے۔ وہ پیغمبر بولے کب یا کیونکر خدا اس شہر والوں کو زندہ کرے گا اور یہ بطور انکار نہیں بلکہ عظمت قدرت الٰہی کے اظہار کے لئے کہا۔ یا حضرت ابراہیمؑ کی طرح اُن کے زندہ ہونے کی کیفیت جاننا چاہا اور چونکہ آیت کے ظاہری معنی ضعف اعتقاد کا گمان دلاتے ہیں اس لئے بعض مفسروں نے کہا ہے کہ وہ کہنے والے عزیرؑ و ارمیاؑ نہ تھے بلکہ ایک کافر تھا۔ لیکن یہ بہت سی حدیثوں کے خلاف ہے۔ تو خدا نے ان کو سو سال تک کے لئے مردہ کر دیا پھر ان کو زندہ کیا۔ جب وہ زندہ ہوئے تو سمجھے کہ خواب میں تھے وہ بولے ایک روز اور دیکھا کہ آفتاب ابھی غروب نہیں ہوا ہے اور شام ہو رہی ہے تو کہنے لگے بلکہ میں ایک روز سے بھی کم سویا۔ اور یہ سوال کرنے والا بعض کہتے ہیں کہ خدا تھا اور اُن کو آسمانی ندا پہنچی تھی اور بعض کا قول ہے کہ وہ ایک فرشتہ ی یا کوئی پیغمبر یا ایک بوڑھا آدمی تھا جس نے اُن کو زندہ ہونے کے بعد

ترجمہ، یا اسی طرح اس شخص کو (نہیں دیکھا) جسے ایک گاؤں میں جو اپنی چھتوں پر گرا پڑا تھا اتفاق گزر ہوا۔ تو اس نے کہا کہ خدا اس (کے باشندوں) کو مرنے کے بعد کیونکر زندہ کرے گا۔ تو خدا نے اس کی روح قبض کر لی (اور) سو برس تک (اس کو مردہ رکھا) پھر اس کو جلا اٹھایا اور پوچھا تم کتنا عرصہ (مرے) رہے ہو اس نے جواب دیا کہ ایک دن یا اس سے بھی کم۔ ﴿۲۵۹﴾ سورۃ البقرۃ

پہنچانا تھا۔ اُس نے کہا بلکہ تم سو سال سے اُس جگہ مردہ پڑے تھے اور اب زندہ ہوئے ہو۔ تم اپنے آب وطعام کو دیکھو کہ اُن میں مطلق تغیر نہیں ہوا ہے۔ منقول ہے کہ جب وہ اس مقام پر پہنچے تو اُن کے پاس انگور و انجیر اور عرق انگور تھا اور ان میں باوجود لطافت و نازک اشیاء ہونے کے کوئی تغیر نہیں ہوا اور خدا کی قدرت سے سو سال سے اُسی طرح تروتازہ تھے۔ اور اپنے خچر کو دیکھو کہ اُس کی ہڈیاں سڑ گل گئی اور ایک دوسرے سے جدا ہو گئی ہیں اور ہم نے تم کو اتنی مدت تک مردہ رکھنے کے بعد پھر اس لئے زندہ کیا تاکہ تم اسی طرح لوگوں کے قیامت میں زندہ ہونے کا ثبوت اور دلیل بنو اور ان بوسیدہ ہڈیوں کو دیکھو ہم کس طرح ان کو بلند کر کے ایک دوسرے سے ملاتے ہیں اور پھر اُن پر گوشت کا لباس چڑھاتے ہیں اکثر مفسروں نے کہا ہے کہ خدا نے اُن کے خچر کو ان کی آنکھوں کے سامنے زندہ کیا کہ وہ دیکھیں کہ خدا مردہ کو کیونکر زندہ کرتا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ پہلے خدا نے اُن کو آنکھوں کو زندہ کیا انہوں نے اپنی پراگندہ اور بوسیدہ ہڈیوں کو دیکھا کہ وہ جمع ہو کر ایک دوسرے سے متصل ہوئیں اور اُن پر گوشت پوست روئیدہ ہوئے۔ جب یہ کیفیت اُن پر ظاہر ہوئی بولے میں جانتا ہوں خدا ہر شے پر قادر ہے یعنی میں پہلے سے جانتا تھا یا اب میرا علم زیادہ ہو گیا۔

حضرت صادقؑ سے روایت ہے کہ جب بنی اسرائیل سے بہت نافرمانیاں کیں اور خدا کے احکام کو بالکل پس پشت ڈال دیا اور خدا نے اُن پر کسی کو مسلط کرنا چاہا کہ ان کو ذلیل کرے

ترجمہ، خدا نے فرمایا (نہیں) بلکہ سو برس (مرے) رہے ہو۔ اور اپنے کھانے پینے کی چیزوں کو دیکھو کہ (اتنی مدت میں مطلق) سڑی بسی نہیں اور اپنے گدھے کو بھی دیکھو (جو مرا پڑا ہے) غرض (ان باتوں سے) یہ ہے کہ ہم تم کو لوگوں کے لئے (اپنی قدرت کی) نشانی بنائیں اور (ہاں گدھے) کی ہڈیوں کو دیکھو کہ ہم ان کو کیونکر جوڑے دیتے اور ان پر (کس طرح) گوشت پوست چڑھا دیتے ہیں۔ جب یہ واقعات اس کے مشاہدے میں آئے تو بول اٹھا کہ میں یقین کرتا ہوں کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے ﴿۲۵۹﴾ سورۃ البقرۃ

اور قتل کرے (تو) حضرت ارمیاؑ کو وحیؑ کی کہ بنی اسرائیل سے پوچھا کہ وہ کونسا شہر ہے جس کو میں نے تمام شہروں میں سے انتخاب کیا اور بہتر بنایا ہے جس میں اچھے اچھے درخت لگائے ہیں اور اس کو ہر خراب درخت سے محفوظ رکھا ہے پھر اُس شہر کے حالات خراب ہوئے اور اچھے درختوں کے عوض خرنوب کا درخت جو تمام درختوں میں بدتر ہے اُگ آئے ہیں۔ جناب ارمیاؑ نے علمائے بنی اسرائیل سے دریافت کیا انہوں نے کہا ہم کو نہیں معلوم خدا سے ہمارے لئے معلوم کیجئے۔ جناب ارمیاؑ نے سات روزے رکھے پھر دُعا کی تو خدا نے وحی فرمائی کہ وہ شہر بیت المقدس ہے اور وہ درخت بنی اسرائیل ہیں جن کو میں نے اس شہر میں آباد کیا ہے لیکن چونکہ انہوں نے میری نافرمانی کی اور میرے دین کو اُلٹ پلٹ دیا اور ناشکری کی لہٰذا میں اپنے ذات مقدس کی قسم کھاتا ہوں کہ ان کو ایسی سخت بلاؤں کے ذریعہ معرض امتحان میں لاؤں گا کہ صاحبان عقل و دانا حیران رہ جائیں گے اور اپنے بندوں میں سے ایک شخص کو اُن پر مسلط کروں گا جو بدترین نطفہ سے پیدا ہوا ہو گا جس کی غذا بھی بدترین اشیاء ہو گی وہ اُن کے مردوں کو قتل کرے گا ان کی عورتوں کو اسیر کرے گا اور بیت المقدس کو خراب کرے گا جو اُن کا خانہ شرف و عزت ہے جس کے ذریعہ فخر کیا کرتے ہیں اور اُس پتھر کو جس تر تمام دُنیا میں ناز کرتے ہیں مزبلوں پر ڈال دے گا۔ سو سال تک یہی صورت رہے گی۔ جناب ارمیاؑ نے بنی اسرائیل کو اس امر سے آگاہ کر دیا۔ انہوں نے دوبارہ درخواست کی کہ یا حضرت خدا سے پوچھئے کہ فقراء و مساکین اور غربا کا کیا گناہ ہے کہ وہ بھی اس بلا میں گرفتار ہونگے حضرت ارمیاؑ سات روز تک ایک لقمہ کھانے پر اکتفا کرتے رہے لیکن اُن کی وحی نہ ہوئی تو حضرت نے سات روزے رکھے اور سات روز کے بعد ایک لقمہ طعام تناول فرمایا پھر بھی ان کو وحی نہ پہنچی تو پھر سات روز اور روزے رکھے تو خدا نے اُن پر وحی فرمائی کہ ارے ارمیاؑ اس سوال سے باز آؤ ورنہ تمہارا منہ پشت کی جانب پھیر دوں گا کیا تم چاہتے ہو کہ اُس امر میں شفاعت کرو جو مقدر کر چکا ہوں اُن سے کہہ دو کہ تمہارا یہی گناہ ہے کہ تم (لوگوں کو) گناہ

(کرتے ہوئے) دیکھتے تھے مگر انکار نہ کرتے تھے (اور نہ اُن لوگوں کو نصیحت کرتے تھے نہ اُن سے علیحدہ ہوتے تھے) پھر حضرت ارمیاؑ نے دُعا کی کے پالنے والے یہ تو بتادے کہ تو اُن پر کسے مسلط فرمائے گا تاکہ میں اُس کے پاس جاکر اپنے اور اپنے اہلبیت کے لئے امان طلب کرلوں۔ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ فلان موضع میں جاؤ، وہاں ایک لڑکے کو دیکھوگے جس کو امراض مزمن میں سب سے زیادہ مبتلا پاؤگے۔ اس کی پیدائش سب سے زیادہ خبیث و بدتر ہے۔ یعنی ولدالزنا ہے اُس کا عذاب تمام لوگوں سے بدتر ہے۔ حضرت ارمیاؑ اُس مقام پر پہنچے۔ وہاں کارواں سرا میں ایک لڑکے کو دیکھا جسے لوگوں نے مزبلہ پر ڈال دیا ہے اور وہ زمین پر پڑا ہوا ہے صرف اس کی ایک ماں ہے جو ایک پیالہ میں سوکھی روٹی کے ٹکڑے توڑ رہی ہے اور اُس کے سامنے سور کا دودھ دوہ کر لاتی ہے اور وہ (روٹی کھالیتا ہے اور دودھ) پی لیتا ہے۔ حضرت ارمیاؑ سمجھ گئے کہ جس کے بارے میں خدا نے فرمایا ہے وہ یہی لڑکا ہو سکتا ہے۔ حضرت اس کے پاس گئے اور اس کا نام پوچھا اُس نے بُخت نصّر بتایا۔ حضرت ارمیاؑ کو یقین ہوگیا۔ آپ نے اُس کا علاج کیا جب وہ تندرست ہوگیا تو آپ نے اُس سے فرمایا تو مجھے پہنچانتا ہے؟ اُس نے کہا نہیں، ہاں اتنا سمجھتا ہوں کہ آپ ایک صالح اور نیک آدمی ہیں، فرمایا میں ارمیاؑ بنی اسرائیل کا رسول ہوں خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ تو بنی اسرائیل پر مسلط ہوگا اُن کے مردوں کو قتل کریگا اور ایسا اور ایسا کرے گا۔ بخُت نصّر نے یہ سُنا تو اس کے دل میں غرور پیدا ہوگیا۔ پھر جناب ارمیاؑ نے اُس سے کہا کہ میرے لئے ایک امان نامہ لکھ دے اُس نے امان نامہ لکھ کر ارمیاؑ کو دیدیا

وہ جنگوں اور پہاڑوں سے لکڑیاں کاٹ کر لاتا اور فروخت کر کے اپنی زندگی گذارنے

ترجمہ، اور یہود کہتے ہیں کہ عُزیر خدا کے بیٹے ہیں اور عیسائی کہتے ہیں کہ مسیح خدا کے بیٹے ہیں۔ یہ ان کے منہ کی باتیں ہیں پہلے کافر بھی اسی طرح کی باتیں کہا کرتے تھے یہ بھی انہیں کی ریس کرنے میں لگے ہیں۔ خدا ان کو ہلاک کرے۔ یہ کہاں بہکے پھرتے ہیں (۳۰)

لگا۔ آخر لوگوں (کو) بنی اسرائیل سے جنگ پر آمادہ کیا جب ایک جماعت اُس کی ساتھی ہو گئی تو بنی اسرائیل کے مسکن و ماوا بیت المقدس پر چڑھائی کی تو بیشمار لوگ چاروں طرف سے آکر اس کے ہمراہ ہو گئے۔ جب جناب ارمیاؑ کو معلوم ہوا کہ وہ بیت المقدس کی جانب آرہا ہے اُس کے راستہ پر آکر کھڑے ہو گئے لیکن لشکر کی کثرت کے سبب اُس کے پاس تک نہیں پہنچ سکے تو اُس امان نامہ کو ایک لکڑی میں باندھ کر بلند کیا۔ بخُت نصّر نے کہا آپ کون ہیں فرمایا میں ارمیاؑ پیغمبر ہوں جس نے تجھ کو بنی اسرائیل پر مسلّط ہونے کی خوشخبری دی تھی۔ اور یہ امان نامہ وہ ہے جو تو نے میرے لئے لکھ کر دیا تھا اُس نے کہا میں نے آپ کو امان دی لیکن آپ کے اہلبیت کی امان موقوف ہے اس پر کہ میں ایک تیر بیت المقدس کی جانب پھینکتا ہوں اگر وہ اتنی دور سے وہاں تک پہنچ جائیگا تو اُن کو امان نہ دونگا اور اگر وہ تیر نہ پہنچا تو ان کو بھی امان ہے۔ غرضکہ اُس نے تیر رہا کیا، ہوا نے (حکم خدا) بیت المقدس تک پہنچا دیا اُس نے کہا اُن کو امان نہیں دونگا ہے۔ الغرض اُس نے بیت المقدس کو فتح کیا جب وہاں پہنچا تو ایک ٹیلہ شہر کے درمیان میں دیکھا کہ اس میں سے تازہ خون جوش مار رہا تھا اور جس قدر خاک اُس پر ڈالتے ہیں اسی قدر زیادہ اُبلتا ہے اُس نے پوچھا یہ کیسا خون ہے لوگوں نے بیان کیا کہ یہ ایک پیغمبر کا خون ہے جن کو بنی اسرائیل کے بادشاہوں نے قتل کیا تھا اسی روز سے اب تک یہ خون اسی طرح جوش مار رہا ہے۔ ہر چند اس پر خاک ڈالتے ہیں۔ وہ بند نہیں ہوتا وہ خون حضرت یحییٰؑ بن زکریاؑ کا تھا۔ اُن کے زمانہ میں ایک جبار بادشاہ تھا جو بنی اسرائیل کی عورتوں سے زنا کرتا تھا کبھی جب حضرت یحییٰؑ کی جانب اُس کا گذر ہوتا تو وہ حضرت اس کو نصیحت فرماتے کہ خدا سے خوف کر اے بادشاہ یہ کام تیرے لئے حلال نہیں ہے۔ ایک مرتبہ جبکہ وہ ملعون شراب کے نشہ میں مست تھا، انھی زناکار عورتوں میں سے ایک عورت نے اُس سے کہا کہ یحییٰؑ کو قتل کر دے اُس ملعون نے حکم دیا کہ حضرت کا سر کاٹ لاؤ۔ چنانچہ حضرت کو شہید کیا اور آپ کا سر طشت میں رکھ کر اس کے سامنے لایا گیا وہ سر اُس لعین کو اُس وقت بھی نصیحت کرتا رہا کہ یہ

فعل بد تیرے لئے حلال نہیں خدا سے ڈر اُسی وقت سر مبارک سے خون جوش مارتا ہوا نکلا اور ایک قطرہ زمین پر ٹپکا اور زمین سے اُبلنے لگا اور اُس وقت تک جوش مارتا رہا جبکہ بخت نصرّ داخل بیت المقدس ہوا۔ حالانکہ سو سال گذر چکے تھے۔ غرضکہ بخت نصرّ بنی اسرائیل کے شہروں میں پہنچتا وہاں کی عورتوں مردوں بچوں اور جانوروں کو قتل کرتا رہا اور وہ خون اُسی طرح جوش مارتا رہا یہاں تک کہ سب کو فنا کر دیا پھر پوچھا کہ بنی اسرائیل میں سے کوئی اور باقی ہے لوگوں نے کہا ایک بہت بوڑھی عورت باقی ہے جو فلاں موضع میں رہتی ہے اس کو بُلایا اور اس کا سر بھی قطع کیا گیا تو خونِ حضرت یحییٰؑ کا جوش مارنا بند ہوا اور یہ بنی اسرائیل کی آخری عورت تھی جو قتل کی گئی۔ بخت نصرّ وہاں سے بابل گیا اور وہاں مقیم ہوا اور ایک کنواں کھدوایا اُس میں حضرت دانیالؑ کو ایک شیرنی کے ساتھ ڈال دیا وہ اس کنویں کی مٹی کھاتی تھی اور حضرت دانیالؑ اس کا دودھ پیتے تھے اسی طرح ایک مدت گذر گئی تو خدا نے ایک پیغمبر پر وحی کی جو اُس وقت بیت المقدس میں تھے کہ کھانا اور پانی دانیالؑ کے لئے لے جاؤ اور میرا اسلام اُن سے کہو پوچھا پالنے والے وہ کہاں ہیں۔ ارشاد ہوا کہ بابل کے فلاں موضع کے فلاں کنویں میں یہ سُن کر وہ پیغمبر اُس کنویں پر پہنچے اور پکارا اے دانیالؑ، حضرت نے فرمایا لبیک آج تو ایک نئی آواز سن رہا ہوں۔ پیغمبر نے کہا تمہارا پروردگار تم کو سلام کہتا ہے اور یہ آب و طعام تمہارے لئے بھیجا ہے۔ اور وہ چیزیں جناب دانیالؑ کے پاس کنویں میں ڈال دیں۔ حضرت دانیالؑ نے فرمایا، میں حمد کرتا ہوں اُس خدا کی جو کسی کو فراموش نہیں کرتا جو اُس کو پکارتا ہے۔ میں اُس خدا کی حمد کرتا ہوں کہ جو اُس پر بھروسہ کرتا ہے تو وہ اس کو کسی دوسرے پر نہیں چھوڑتا میں اُس خدا کی حمد کرتا ہوں جو نیکی کا بدلہ نیکی سے دیتا ہے۔ میں اُس خدا کی حمد کرتا ہوں جو دُنیا و آخرت کے عذاب و عقاب سے صبر کے عوض نجات بخشتا ہے حمد اُس خدا کے لئے زیبا ہے جو ہماری تکلیف و نقصان کو دُور کرتا ہے۔ حمد سزاوار ہے اُس خدا کے لئے جو ہمارا محل اعتماد ہوتا ہے جبکہ تمام راستے (فلاح و نجات کے) منقطع ہو جاتے ہیں حمد کے لائق ہے وہ خدا جو

ہماری بداعمالیوں کے سبب ہماری بدگمانی کے وقت ہماری امید گاہ ہے۔ایک روایت کے مطابق رسالتمآبؐ نے فرمایا کہ روٹی کی قدر کرو کیونکہ اس کے لئے عرش سے زمین تک مخلوقات خدا نے عمل اور محنت کی ہے تب کہیں روٹی تیار ہوئی ہے پھر فرمایا کہ تم سے پہلے ایک پیغمبر حضرت دانیالؑ تھے ایک مرتبہ انہوں نے ایک کشتی بان کو ایک روٹی دی کہ مجھے دریا سے پار اُتار دے۔اُس نے وہ روٹی پھینک دی اور کہا کہ میں اس روٹی کو لے کر کیا کروں گا؟ ایسی روٹیاں تو ہمارے چاروں طرف پڑی ہوئی پامال ہوتی رہتی ہیں۔اُس کی یہ حرکت دیکھ کر حضرت دانیالؑ نے اپنے دست مبارک آسمان کی جانب بلند کر کے کہا پالنے والے روٹی کی بیقدری نہ ہونے دے تو نے دیکھا کہ اس شخص نے روٹی کے ساتھ کیا کیا اور روٹی کے بارے میں کیا کہا؟ تو خدا نے آسمان کو وحی کی کہ بارش اُن پر بند کر دے اور زمین کو وحی فرمائی کہ پختہ انیٹ کے مانند ہو جا کہ تجھ میں گھاس تک نہ اُگے۔غرض کہ پانی برسنا بند ہو گیا اور اُن میں ایسا قحط پڑا کہ ایک دوسرے کو کھانے لگے اور جب اُن پر سختی و تنگی اُس حد تک پہنچ گئی۔جہاں تک خدا کو منظور تھی جس سے اُن کی تادیب ہو سکے تو ایک روز ایک عورت نے جس کے ایک لڑکا تھا دوسری ایک عورت سے جس کے بھی ایک لڑکا تھا کہا کہ آج میں اپنے لڑکے کو مار ڈالتی ہوں تاکہ میں اور تو ملکر کھائیں اور کل تو اپنے لڑکے کو قتل کرنا اور اس میں سے مجھے بھی حصّہ دینا،اُس نے کہا منظور ہے۔غرض اس عورت نے اپنے لڑکے کو قتل کر دیا اور دونوں نے اس کا گوشت کھالیا۔دوسرے روز جب دونوں کو بھوک معلوم ہوئی تو دوسری عورت نے اپنے بچے کو قتل کرنے سے منع کیا اس پر تکرار ہوئی۔اور دونوں حضرت دانیالؑ کے پاس فیصلہ کے لئے آئیں حضرت دانیالؑ نے فرمایا کہ نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ اپنے لڑکوں کو تم لوگ کھانے لگے دونوں نے عرض کی ہاں،اے پیغمبر خدا بلکہ اس سے بدتر حالت ہے تو آپ نے اپنے ہاتھ آسمان کی جانب بلند کئے اور مناجات کی کہ پالنے والے اپنے فضل و کرم کو پھر ہمارے شاملِ حال فرما اور کشتی بان اور اسکے مانند لوگوں کی نخوت و گناہ کے سبب جنہوں نے

کفرانِ نعمت کیا ہے ۔ بچوں اور کمزوروں کو عذاب میں مبتلا نہ رکھ۔ اُس وقت خدا نے آسمان کو بارش کو اور دانہ اُگانے کا حکم فرمایا کہ میری مخلوق کی کمی کو پورا کرے جو اتنی مدّت تک اُن کے لئے قائم رکھی گئی تھی اس لئے کہ میں نے کمسن بچوں کی وجہ سے اُن پر رحم کیا۔

منقول ہے کہ حضرت سیلمانؑ کی وفات کا وقت آیا (تو) آپ نے آصفؑ بن برخیا کو بحکم خدا اپنا خلیفہ بنایا، اُن کے شیعہ برابر حضرت آصفؑ کی خدمت میں آکر مسائل دین پوچھا کرتے تھے ایک مرتبہ حضرت آصفؑ ایک طویل مدت تک اُن کے درمیان سے غائب ہوگئے۔ پھر ظاہر ہوئے اور ایک عرصہ تک ان کے ساتھ رہے۔ پھر ان کو رخصت کیا۔ ان کے شیعوں نے پوچھا پھر کو اب ہم سے آپ کہا اور کب ملیں گے فرمایا صراط کے نزدیک۔ یہ کہہ کر غائب ہوگئے اور بنی اسرائیل پر سختیاں اور تکلیفیں ہونے لگیں اور بختِ نصرّ اُن پر مسلط ہوا جس کو پاتا، مار ڈالتا تھا اور جو بھاگ نکلتا تھا اُس کے تعاقب میں آدمی دوڑا دیتا۔ چنانچہ یہود کے بزرگ اشخاص میں سے چار شخصوں کو اپنے لئے انتخاب کیا جن میں ایک حضرت دانیالؑ تھے اور ہارونؑ کی اولاد میں سے حضرت عزیرؑ تھے اور یہ لوگ بہت خورد سال اور کمسن تھے۔ اُس نے ان کو قید کر لیا اور بنی اسرائیل اُس کے ہاتھوں انتہائی تکلیف، ذلّت اور عذاب میں تھے ۔ اُس وقت اُن کے ہادی و رہبر حضرت دانیالؑ تھے جو نوّے سال تک بختِ نصرّ کی قید میں رہے۔ آخر جب بختِ نصرّ کو حضرت دانیالؑ کی عظمت و فضیلت معلوم ہوئی اور اُس نے یہ سُنا کہ بنی اسرائیل اُن کے انتظار میں ہیں اور اُن کے ذریعہ سے اپنی تکلیفوں اور سختیوں کے دُور کے زائل ہونے کی امید رکھتے ہیں تو اس نے حضرت دانیالؑ کو نہایت کشادہ اور گہرے کنویں میں قید کر دیا اور ایک شیر اُس میں چھوڑ دیا تا کہ حضرت کو ہلاک کر دے اور حکم دیا کہ کوئی حضرت کو آب و غذا نہ دے۔ شیر تو حضرت کے قریب بھی نہیں گیا اور خداوند عالم اپنے ایک پیغمبر کے ذریعہ اُن کو آب و طعام پہنچایا کرتا تھا۔ ایک روایت کے مطابق جو شخص اپنی روزی کے بارے میں غمگیں ہوتا ہے اُس کے لئے ایک گناہ لکھا

جاتا ہے۔ امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ جب کسی درندے کو دیکھو تو کہو(اعوذ برب دانیال و الجب من شر کل اسد مستا) ترجمہ یعنی میں دانیالؑ کے اور اُس کنویں کے رَب سے جس میں وہ ڈالے گئے تھے پناہ مانگتا ہوں شیر اور ہر درندہ کے شر سے۔ الغرض بہ تحقیق کہ حضرت دانیالؑ ایک جبار و ظالم بادشاہ کے زمانہ میں تھے جس نے آپؑ کو پکڑ کر ایک کنوئیں میں ڈال دیا تھا تو خدا نے ایک دوسرے پیغمبر پر وحی فرمائی کہ دانیالؑ کے لئے کھانا لے جاؤ تو آپ نے وہ دُعا پڑھی۔ امام صادقؑ نے فرمایا، خدا مومنین کی روزی ایسی جگہ سے پہنچاتا ہے جہاں سے ان کو گمان بھی نہیں ہوتا۔ غرص اسی اثناء میں ان کے دوستوں اور شیعوں پر بلائیں سخت ہوتی رہیں اور وہ سب آپؑ کے ظہور کا انتظار کرتے رہے اور اُن میں سے اکثر آپ کی غیبت کی طویل مدّت کے سبب دین میں شک و شبہ کرنے لگے۔ آخر جب حضرت دانیالؑ اور اُن کی قوم پر بلائیں اور تکلیفیں حد سے زیادہ بڑھ گئیں۔ بختِ نصّر نے خواب دیکھا کہ اُس کا سر گویا لوہے کا اور اس کے پیر تانبے اور سینہ سونے کا ہے منجموں کو بلا کر پوچھا بتاؤ میں نے کیا خواب میں دیکھا ہے انہوں نے لاعلمی ظاہر کی اور کہا بیان کیجئے کیا دیکھا ہے تو ہم لوگ اس کی تعبیر بیان کریں۔ بختِ نصّر نے کہا کہ اب تک اتنے روپے ماہانہ اتنے سال سے تم کو تنخواہیں دے رہا ہوں اور تم اتنا نہیں بتا سکتے کہ میں نے خواب میں کیا دیکھا ہے۔ پھر سب کو قتل کر دیا۔ اس وقت بعض ارکان دولت نے کہا کہ آپ جو کچھ معلوم کرنا چاہتے ہیں اسے وہ شخص جانتا ہے جس کو آپ نے کنویں میں ڈال رکھا ہے کیونکہ وہ اُس وقت سے اب تک زندہ ہے شیرنی نے اس کو کوئی ضرر نہیں پہنچایا بلکہ وہ مٹی کھاتی ہے اور اُس کو اپنا دودھ پلاتی ہے۔ بختِ نصّر نے حضرت دانیالؑ کو طلب کیا اور پوچھا بتایئے میں نے کیا خواب دیکھا ہے۔ حضرتؑ نے اُس کا خواب اُس سے بیان کیا اُس نے کہا سچ ہے اب اس کی تعبیر بیان کیجئے فرمایا۔ تیری بادشاہی کی مدت تمام ہو چکی، تین روز کے بعد تو قتل کر دیا جائے گا۔ فارس کا ایک شخص تجھ کو قتل کرے گا۔ بختِ نصّر نے کہا کہ میں نے سات شہر ایک دوسرے کے گرد بنوائے

ہیں اور ہر شہر میں بہت سے نگہبان مقرر کئے ہیں اسی پر اکتفا نہیں کی بلکہ تانبے کی مرغابیاں بنوا کر ہر شہر کے دروازہ پر کرادی ہیں جو کسی اجنبی کو دیکھ کر چلانے لگتی ہیں تاکہ وہ گرفتار کر لیا جائے۔ حضرت دانیالؑ نے فرمایا ایسا ہی ہوگا جیسا میں نے بیان کیا ہے۔ بختِ نصّر نے پھر اپنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ گشت کرتے رہو اور جس کو (میری طرف آتے ہوئے) دیکھو قتل کردو خواہ وہ کوئی ہو اور حضرت دانیالؑ کو اپنے پاس روک لیا اور کہا اگر تین روز گذر گئے اور میں قتل نہ کیا گیا تو آپ کو قتل کردوں گا۔ جب تیسرا دن آیا اور شام ہونے لگی تو اُس کو انتشار و اضطراب لاحق ہوا اور گھبرا کر باہر نکلا اور اپنے ایک غلام کو جو اہل فارس سے تھا اپنی تلوار دے کر حکم دیا کہ جس کو بھی دیکھنا قتل کر دینا خواہ میں ہی کیوں نہ ہوں غلام نے شمشیر اُس کے ہاتھ سے لے لی اور ایک ہی ضرب میں اُس کو واصل جہنم کر دیا۔ ایک اور روایت کے مطابق بختِ نصّر نے خواب میں دیکھا کہ ملائکہ فوج در فوج آسمان سے نازل ہوتے ہیں اور کنوئیں پر جا رہے ہیں۔ جس میں حضرت دانیالؑ قید تھے اور حضرت دانیالؑ کو سلام کرتے ہیں اور اُن کو تکلیفوں کے دُور ہونے کی خوشخبری دیتے ہیں۔ صبح کو بیدار ہوا تو اپنے کئے پر نادم و پشیمان ہوا۔ حضرت کو کنوئیں سے باہر نکلوایا اور آپ سے معذرت کی اور اپنی بادشاہی اور سلطنت کے تمام امور حضرت کے سپرد کر دیئے اور آپ کو اپنے ملک کا فرمانروا بنادیا پھر بنی اسرائیل کے جو لوگ پوشیدہ ہو کر باقی رہ گئے تھے حضرت دانیالؑ کے پاس جمع ہونے لگے ان کو کشائش و راحت کا یقین ہو گیا۔ غرض کہ تھوڑے زمانہ تک اسی حال پر بسر ہوئی اور حضرت دانیالؑ رحمتِ الٰہی سے واصل ہوئے اُن کے بعد امر نبوت و خلافت حضرت عزیرؑ کو پہنچا اور مومنین آپ کے تابع اور آپ سے مانوس ہوئے اور مسائل دین حضرت سے حاصل کرتے رہے۔ پھر خدا نے ان کو بھی پوشیدہ کر دیا اور سو سال تک اُن کی غیبت قائم رہی پھر دوبارہ اُن پر اُن کو مبعوث فرمایا پھر ان کے بعد حجتہائے خدا غیبت میں رہے اور بلائیں بنی اسرائیل پر سخت ہوتی رہیں یہاں تک کہ حضرت یحییٰؑ ظاہر ہوئے۔

ارمیاؑ بنی اسرائیل کے قتل کے بعد بیت المقدس سے نکلے اور اپنے خچر پر سوار ہوئے انجیر و عرق انگور اپنے کھانے پینے کے لئے ساتھ لیا اور چلے اور اُس مقام پر پہنچے جہاں بہت سے لوگ مرے ہوئے پڑے تھے اور جانور اُن صحرائی و دریائی اور پرندے اُن کے بدنوں کو کھا رہے تھے۔ وہاں حضرت ٹھہرے اور کچھ دیر سکوت کے بعد آپ کی زبان سے نکلا کیونکر ان کو خدا زندہ کرے گا جس کے اعضا کو جانوروں نے کھالیا ہے تو خدا نے ان کی روح کو قبض کر لیا اور تین سو سال کے بعد زندہ کیا۔ جب خدا نے بنی اسرائیل پر رحم فرمایا اور بختِ نصّر کو ہلاک کیا۔ پھر بنی اسرائیل کو دُنیا میں آباد کیا۔ اور وہ جو سو سال تک مردہ رہنے کے بعد زندہ ہونے وہ ارمیاؑ پیغمبر تھے۔ ایک روایت کے مطابق جو کہ حضرت عزیرؑ کے بارے میں ہے کہ جب بختِ نصّر بادشاہ ہوا اور بنی اسرائیل پر مسلط ہوا وہ حضرت اُس کے شر سے بچ کر نکلے اور ایک چشمہ آب میں جاکر غائب ہوگئے، خدا نے حضرت ارمیاؑ کے جسم میں سے جس عضو کو سب سے پہلے زندہ کیا وہ اُن کی آنکھیں تھیں۔ آنکھوں کی سفیدی میں پُتلی انڈے کی سفیدی کے مانند متحرک تھی اور دیکھ رہی تھی۔ اس وقت خدا نے اُن پر وحی کی کہ کتنے دنوں اس مقام پر تم ٹھہرے، عرض کی ایک روز پھر جب دیکھا کہ آفتاب بلند ہوا ہے تو کہا ایک دن سے بھی کم۔ خدا نے فرمایا نہیں بلکہ سو سال تم کو اس جگہ گذر گئے۔ انجیر و آب انگور کو دیکھو کہ اس مدت میں وہ سب اُسی طرح تروتازہ ہیں اور اپنے خچر کو دیکھو کہ کس طرح سڑ گل کر ڈھیر ہو رہا ہے اب دیکھو کہ میں ان کو کیونکر زندہ کرتا ہوں۔ حضرت عزیرؑ نے دیکھا کہ بوسیدہ ہڈیاں ایک دوسرے کے قریب ہو کر آپس میں مِلتی جارہی ہیں یہاں تک کہ حضرت ارمیاؑ کا تمام جسم اور اُن کے خچر کے تمام اعضا درست ہوگئے اور دونوں اُٹھ کھڑے ہوئے۔ حضرت ارمیاؑ نے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ خدا ہر شے پر قادر ہے۔ روایت معتبر میں گذر چکا ہے کہ دو کافر بادشاہ تمام روئے زمین پر قابض ہوئے (ایک) نمرود اور (دوسرا) بختِ نصّر۔ روایت ہے کہ بخت نصر نے ایک سو ستاسی (۱۸۷) سال تک حکومت کی جب اس کی

باشاد ہی کے سینتالیس (۴۷) سال گذرے حق تعالیٰ نے حضرت عزیرؑ کو اُن کے شہر والوں کی جانب مبعوث فرمایا جن پر موت طاری کرنے کے سو سال بعد زندہ کیا تھا وہ متفرق شہروں کے رہنے والے تھا اور موت کے خوف سے شہر سے بھاگے تھے اور حضرت عزیرؑ کے قریب وجوار میں آکر بسے تھے وہ سب صاحبانِ ایمان تھے۔ حضرت عزیرؑ اُن کی دلجوئی کرتے، ان کی باتوں کو سنتے اور ان کے ایمان کے سبب اُن کو دوست رکھتے تھے اور اُن کے ساتھ ایمانی برادری قائم کرلی تھی۔ ایک روز ان کے درمیان سے کہیں چلے گئے تھے۔ دوسرے روز جب واپس آئے دیکھا کہ سب کے سب مرے ہوئے ہیں۔ بہت رنجیدہ ہوئے اور تعجّب سے کہا کہ خدا ان کو کب زندہ کرے گا تو خدا نے اُن کی روح بھی اُسی وقت قبض کرلی۔ غرضکہ وہ سب لوگ سو سال تک اسی حال میں پڑے رہے بعد سو سال کے خدا نے حضرت عزیرؑ کو مع ان لوگوں کے زندہ کیا وہ لوگ ایک لاکھ لڑنے والے سپاہی تھے۔ اُس کے بعد بخت نصر اُن پر مسلط ہوا۔ جب بخت نصر فوت ہوا اور اُس کا بیٹا مہرویہ بادشاہ ہوا اور اُس نے سترہ سال بیس روز بادشاہی کرنے کے بعد حکم دیا کہ ایک بہت بڑا غار کھود کر حضرت دانیالؑ اور ان کے شیعون کو اُس میں ڈالو اور ہر طرح کے عذاب سے ان کو معذب کیا یہاں تک کہ خدا نے اُن کو اُس کے ہاتھ سے نجات دی۔ اور اصحاب الاخدود جو خدا نے قرآن میں فرمایا ہے یہی لوگ ہیں جب خدا نے حضرت دانیالؑ کو اپنے جوار رحمت میں طلب کرنا چاہا تو ان کو حکم دیا کہ نور و حکمت خدا اپنے فرزند یکجا کو سپرد کریں اور اس کو اپنا خلیفہ بنائیں۔

منقول ہے کہ حضرت دانیالؑ یتیم تھے ان کے ماں باپ نہ تھے، بنی اسرائیل کی ایک بوڑھی عورت نے ان کی پرورش کی تھی اُس زمانہ کے بادشاہ نے دو قاضی مقرر کر رکھے تھے ان دونوں کا ایک دوست نہایت نیک شخص تھا جس کی زوجہ بہت حسین و جمیل اور نہایت عبادت گزار تھی۔ وہ مرد صالح بادشاہ کے پاس بھی آتا جاتا تھا۔ بادشاہ کو ایک روز ایک کام درپیش ہوا۔ اُن

دونوں قاضیوں سے کہا کہ مجھے ایک معتبر شخص کی ضرورت ہے جسے فلاں کام سپرد کرنا چاہتا ہوں۔ اُن قاضیوں نے اُسی مرد صالح کے بارے میں رائے دی۔ بادشاہ نے اُس کو اُس کام کے لئے کہیں باہر بھیج دیا جب وہ شخص جانے لگا تو دونوں قاضیوں سے کہتا گیا کہ میرے زوجہ کی خبر گیری کرتے رہیں۔ اُس کے جانے کے بعد وہ دونوں قاضی اپنے دوست کے گھر آئے تا کہ اُس کی عورت کا حال دریافت کریں۔ چونکہ وہ وہ بہت حسین و جمیل تھی دونوں اس کو دیکھتے ہی عاشق ہو گئے اور اس کو بدکاری پر راضی کرنا چاہا۔ مگر وہ راضی نہیں ہوئی اُن دونوں نے کہا کہ اگر تو راضی نہ ہو گی تو ہم دونوں بادشاہ کے سامنے گواہی دیں گے کہ تو نے زنا کی ہے وہ تجھ کو سنگسار کر دے گا۔ اُس عورت نے کہا جو چاہو کرو لیکن اس فعل بد کو گوارا نہیں کر سکتی۔ وہ دونوں خائن (وہاں سے مجبور ہو کر) بادشاہ کے پاس آئے اور گواہی دی کہ اُس عورت نے زنا کی ہے۔ بادشاہ کو یہ بات بہت گراں گذری اور بہت صدمہ ہوا کیونکہ وہ اُس عورت کی پارسائی کا بہت معتقد تھا اور قاضیوں کی گواہی بھی رد نہیں کر سکتا تھا۔ آخر سوچ کر کہا کہ تمہاری گواہی منظور ہے لیکن تین روز کے بعد اس کو سنگسار کروں گا اور شہر میں منادی کرا دی کہ فلاں روز سب لوگ جمع ہوں تا کہ فلاں عابدہ و صالحہ کو سنگسار کریں۔ کیونکہ اس نے زنا کی ہے اور دو قاضیوں نے اس کی زنا کی گواہی دی ہے۔ یہ سُن کر عام طور پر لوگوں کو یقین نہ آیا کہ وہ عورت ایسا کر سکتی ہے اور بادشاہ سے اُس کے بارے میں بحث کرتے رہے۔ بادشاہ نے اپنے وزیر سے کہا کہ تمہارے ذہن میں بھی کوئی تدبیر ایسی نہیں آتی ہے جس سے اُس زن عابدہ کی نجات ہو سکے اُس نے کہا نہیں۔ جب تیسرا روز آیا جس روز عابدہ کو سنگسار کرنا تھا وزیر اپنے گھر سے نکل کر بادشاہ کے پاس چلا راستہ میں چند لڑکوں کو کھیلتے دیکھا جن میں حضرت دانیالؑ بھی تھے وزیر حضرت کو نہیں پہچانتا تھا جب وزیر ان لڑکوں کے پاس پہنچا، حضرت دانیالؑ نے لڑکوں سے کہا، لڑکو آؤ میں بادشاہ بنتا ہوں، فلاں لڑکا عابدہ بنے اور فلاں دو قاضی بنیں اور کچھ مٹی جمع کر کے (چبوترہ بنایا اور دانیالؑ بیٹھے) اور نے کی

تلوار اپنے واسطے بنائی اور دوسرے لڑکوں کو حکم دیا کہ ایک گواہ کو پکڑ کے فلاں مقام پر دُور لے جاکر کھڑا کرو اور دوسرے گواہ کا ہاتھ پکڑ کے دوسری طرف لے جاکر کھڑا کرو۔ پھر ان گواہوں میں ایک کو اپنے پاس بُلایا اور کہا جو حق بات ہو وہی کہنا ورنہ تیری گردن اس تلوار سے اُڑا دوں گا۔ وزیر وہاں ایک طرف کھڑا ہو کر یہ تمام ماجرا دیکھ رہا تھا۔ غرض وہ لڑکا جو گواہ بنا تھا بولا کہ عابدہ نے زنا کی، حضرت دانیالؑ نے پوچھا کس وقت؟ کہا فلاں روز فلاں وقت، پوچھا کس کے ساتھ؟ کہا فلاں ولد فلاں کے ساتھ۔ پوچھا کس جگہ؟ کہا فلاں جگہ، تو حضرت دانیالؑ نے فرمایا، اچھا اس کو لے جاؤ اور دوسرے گواہ کو لاؤ۔ لڑکوں نے اُس کو اُسی کی جگہ پر لے جاکر کھڑا کر دیا۔ پھر دوسرے گواہ کو بلایا اور پوچھا کس بارے میں تو گواہی دیتا ہے؟ اُس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ عابدہ نے زنا کی، پوچھا کس وقت؟ کہا فلاں وقت، پوچھا کس کے ساتھ؟ کہا فلاں ولد فلاں کے ساتھ۔ پوچھا کس مقام پر؟ غرض ان دونوں گواہوں کے بیانات ایک دوسرے سے مختلف ثابت ہوئے تو حضرت دانیالؑ نے کہا، اللہ اکبر ان لوگوں نے ناحق گواہی دی ہے اے فلاں شخص منادی کر دے کہ ان دونوں نے جھوٹی گواہی دی ہے لوگ جمع ہوں تا کہ ان دونوں کو قتل کیا جائے۔ جب وزیر نے حضرت دانیالؑ کا یہ عجیب فیصلہ ملاحظہ کیا جلدی جلدی بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور جو کچھ دیکھا اور سنا تھا بیان کیا، تو بادشاہ نے بھی دونوں قاضیوں کو طلب کیا اور ایک دوسرے کو جدا کر کے ٹھہرایا۔ پھر ان میں سے ایک کو بُلایا اور عابدہ کے بارے میں اسی طرح سوالات کئے۔ پھر دوسرے کو طلب کیا اور سوالات کئے دونوں کے بیانات ایک دوسرے کے مخالف تھے تو بادشاہ نے منادی کرائی کہ لوگ ان دونوں قاضیوں کے قتل کے لئے جمع ہوں کہ ان دونوں نے عابدہ بیگناہ پر افترا کیا ہے۔ پھر اُن دونوں کے قتل کا حکم دیا۔

منقول ہے کہ خدا نے حضرت دانیالؑ کو وحی فرمائی کہ میرے تمام بندوں میں میرے نزدیک سب سے زیادہ دشمن وہ جاہل و نادان ہے جو حق اہل علم کو سُبک سمجھتا ہے اور اُس

کی پیروی نہیں کرتااور میرے تمام بندوں میں میرے نزدیک سب سے زیادہ دوست وہ پرہیزگار ہے جو میرے ثواب عظیم کا طالب ہوتا ہے اور علما کی خدمت میں رہتا ہے۔اُن سے جُدا نہیں ہوتا اور بردباروں کی متابعت کرتا ہے اور عقلمندوں سے نصیحت حاصل کرتا ہے۔

منقول ہے کہ ایک روز عزیرؑ نے مناجات کی کہ پالنے والے میں نے تیرے تمام امور احکام میں غور کیا اور اپنی عقل سے آثار عدالت کو مکمل پایا، ایک بات ضرور ہے جس میں میری عقل حیران ہے اور وہ یہ کہ تو ایک گنہگار جماعت پر غضبناک ہوتا ہے اور عذاب بھیجتا ہے تو سب پر جس میں بے گناہ بچے بھی ہوتے ہیں۔ حکم ہوا کہ شہر سے نکل کر صحرا میں چلے جاؤ۔انہوں نے حکم کی تعمیل کی اور صحرا میں نکل گئے جب ہوا کی گرمی شدید ہوئی ایک درخت کے سائے میں پناہ لی اور سو گئے۔ایک چیونٹی نے ان کے پیر میں کاٹ لیا، انہوں نے جھنجھلا کے پیر زمین پر مارا، وہاں کی سینکڑوں چیونٹیاں مر گئیں اُس وقت وہ سمجھے کہ خدا نے اُن کو اس مثال کے ذریعہ سمجھایا ہے۔ پھر خدا نے ان کو وحی کی کہ اے عزیرؑ جب کوئی گروہ میرے عذاب کا مستحق ہوتا ہے تو عذاب کا ایک وقت میں مقرر کرتا ہوں جبکہ لڑکوں اور بچوں کی عمر پوری ہو چکی ہوتی ہے تو لڑکے بچے تو اپنی موت سے مرتے ہیں اور گناہ گار لوگ میرے عذاب کے سبب ہلاک ہوتے ہیں

منقول ہے کہ ابن کوا نے حضرت امیر المومنینؑ کی خدمت میں عرض کی کہ لوگ آپ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ہے کہ ایک لڑکا ایسا گذرا ہے جو اپنے باپ سے (بظاہر) عمر میں بہت بڑا تھا حالانکہ میری عقل اس کو قبول نہیں کرتی ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ جب عُزیرؑ اپنے گھر سے نکلے اُن کی زوجہ حاملہ تھی اور اُسی وقت اُن کے لڑکا پیدا ہوا۔اُس وقت حضرت کی عمر پچاس سال کی تھی خدا نے ان کی روح قبض کر لی جب وہ سو سال کے بعد زندہ ہوئے تو خدا نے ان کو اُسی ہیئت و حالت میں زندہ کیا جیسا کہ پچاس سال کی عمر میں تھے۔جب وہ

اپنے گھر واپس آئے تو اُن کی عمر پچاس کی تھی اور آپ کے لڑکے آپ سے عمر میں بہت بڑے تھے۔ایک اور روایت کے مطابق منقول ہے کہ جب ہشام بن عبد الملک حضرت امام محمد باقرؑ کو اپنے ہمراہ لے گیا۔ عیسائیوں کے ایک بہت بڑے عالم نے جو اُس وقت شام میں تھا حضرت سے چند سوالات کئے اور جواب سُن کر مسلمان ہو گیا۔ اُس کا ایک سوال یہ بھی تھا کہ آپ مجھے آگاہ فرمائیں اُس مرد کے حال سے جس نے اپنی زوجہ سے مقاربت کی اور وہ دو لڑکوں سے حاملہ ہوئی اور دونوں ایک وقت پیدا ہوئے اور ایک ہی وقت مرے اور ایک ہی قبر میں دفن ہوئے لیکن ایک کی عمر ڈیڑھ سو سال تھی۔ اور ایک کی عمر صرف پچاس برس کی۔ حضرت نے فرمایا یہ دونوں بھائی عزیرؑ و عزرہ تھے جو ایک ساعت میں پیدا ہوئے جب تیس سال ان کی عمریں ہوئیں تو خدا نے حضرت عزیرؑ کو سو سال تک کے لئے مردہ کر دیا جب ان کو زندہ کیا بیس سال عزرہ کے ساتھ زندہ رہے اور پھر دونوں ایک ہی وقت رحمت الٰہی سے واصل ہوئے۔ عزیرؑ کی مدت زندگانی پچاس سال تھی اور عزرہ کی ڈیڑھ سو سال۔

(مولف فرماتے ہیں چونکہ جو حدیثیں اس پر دلالت کرتی ہیں کہ خدا نے جس کو سو سال تک مردہ رکھا وہ حضرت ارمیاؑ تھے زیادہ صحیح اور زیادہ تعداد میں ہیں ممکن ہے جو حدیثیں حضرت عزیرؑ کے بارے میں ہیں۔ تقیہ پر محمول ہوں کہ حضرت نے اہل کتاب کی موافقت میں فرمایا ہو تا کہ ان کی ہدایت کا سبب ہو اور وہ انکار نہ کر سکیں اور یہ بھی احتمال ہے کہ دونوں حضرت کے لئے ایسا واقع ہوا ہو اور آیہ مبارکہ میں جو کچھ واقع ہوا ہے اُس میں حضرت ارمیاؑ کی طرف اشارہ ہے اور واضع ہو کہ یہ قصّہ بھی رجعت پر دلالت کرتا ہے اُس متواتر حدیث کے موافق جس کو اس کے پہلے مکرر وہم لکھ چکے ہیں کہ جو کچھ بنی اسرائیل میں واقع ہوا ہے اس امّت میں بھی واقع ہو گا۔)

(نوٹ: بقیہ انبیاء کے حالات زندگی اگلی جلدوں میں ملاحظہ فرمائیں۔)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر ابو جعفر ولد علی محمد، کنیز سیدہ بنت علی سجاد، حسن جعفر ولد ابو جعفر اور تمام مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہداء ملت، لاوارث مرحومین خصوصاً میرے اباؤ واجداد کی روح کو بخش دیں۔ شکریہ

page is left blank intentionally